ولا تقربوا الزنا

زِنا کاری کی تباہ کاریاں اور علاج

تأليف الشيخ :
عبدالعزيز بن محمد الوهيبي (رحمه الله)

الأردية

[وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا]

للشيخ عبد العزيز بن محمد الوهيبیؒ

زِنا کاری کی تباہ کاریاں اور علاج

ترجمہ

ابو خالد جاوید احمد عبد الحق سعیدی

مراجعہ

عبد الحئی عبد الحمید مدنی

عبد الکریم عبد السلام مدنی

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بسلطانة ، ١٤٣٣ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الوهيبي ، عبدالعزيز محمد

ولا تقربوا الزنا باللغة الأردية / عبدالعزيز محمد الوهيبي ؛
جاويد أحمد سعيدي - الرياض ، ١٤٣٣ هـ
٣٦ ص ؛ ١٢ x ١٧ سم
ردمك : ٩-٣٤-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

١- الزنا أ- سعيدي ، جاويد أحمد (مترجم)
ب- العنوان

ديوي ٣٥٥,٣ ١٤٣٣/٢٠٤٤

رقم الايـداع: ١٤٣٣/٢٠٤٤
ردمك: ٩-٣٤-٨٧١-٩٩٦٠-٩٧٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساری تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں اور نبیوں اور رسولوں میں سب سے معزز ہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] اور آپ کی اولاد اور آپ کے سبھی صحابہ کے اوپر درود وسلام نازل ہوں.

حمد وصلاۃ کے بعد!

زنا کاری سے بچاؤ کے متعلق یہ ایک عمدہ کتابچہ ہے میں نے اِسے اختصار کے ساتھ جمع کیا ہے جب کہ عصر حاضر میں فتنے اور [دلفریبیاں] فحاشیاں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ بہت سارے ممالک اس زنا کاری سے مانوس ہو چکے ہیں اور جو شخص اس کی تردید کرتا ہے لوگوں کی اکثریت اسے ناپسند کرتی ہے اور اسے رَجعیت پسند اور بنیاد پرست گردانتی ہے جب کہ اللہ کی طاقت کے بغیر نہ تو کسی میں کچھ کرنے کی طاقت ہے اور نہ ہی کسی چیز سے بچنے کی قوت.

جب کہ زنا کاری گناہِ کبیرہ اور بدترین فعل ہے، زنا کاری سے اخلاق

بگڑتا ہے، سماج برباد ہوتا ہے، زنا سے حسب ونسب میں آمیزش ہوجایا کرتی ہے اور بہت سے خاندان تباہ ہوجاتے ہیں اور اولاد کی صالح تربیت بھی نہیں ہوپاتی ہے نتیجۃً زنا سے تولّد ہونے والی اولاد کو خود زِنا کی کڑواہٹ کا احساس ہونے لگتا ہے اور انہیں محسوس ہونے لگتا ہے کہ سماج اِن سے نفرت کرتا ہے اور اِنہیں نشانۂ تنقید بناتا ہے.

اسی طرح دنیاوی اعتبار سے بھی اس زنا کاری سے ایڈز اور دیگر بہت ساری ایسی جنسی خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں جن سے سماج کا ڈھانچہ کمزور اور تباہ وبرباد ہوجاتا ہے.

جب کہ شریعت نے اس تک پہنچانے والے سبھی دروزازوں اور کھڑکیوں کو بند کر کے رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلاً﴾

ترجمہ: خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے. [الاسراء:۳۲]

اوراس کے قریب جانے سے روکنے کا درجہ اس سے صرف روک دیئے جانے سے بڑھ کر ہے، مطلب یہ ہے کہ اس کے اردگرد نہ منڈلاؤ اوراس تک پہنچانے والے وسائل کے بارے میں معلومات حاصل مت کرو.

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو فائدہ مند بنائے اور اسے خالص اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے اوراپنے دین کوغلبہ عطافرمائے اور ہر جگہ مسلمانوں کے احوال کو درست فرمادے اور مسلم حکمرانوں کو گندگی [فحاشی] سے نمٹنے اوراسے ختم کرنے کی توفیق عطافرمائے بے شک وہ بہترین کارساز ہے.

اورہمارے نبی محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کےاوپر درودوسلام نازل ہوں.

عبدالعزیز بن محمد الوہیبی

آخری زمانہ میں زنا کا منتشر ہونا[قیامت سے قریب والے زمانہ میں زنا کا بکثرت سرزد ہونا]

انس بن مالک [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت مسلط کردی جائے گی اور شراب نوشی ہوگی اور زنا کاری عام ہوجائے گی [بخاری ومسلم].

اور بخاری کی روایت میں تعلیقاً ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: میری امت میں ضرور کچھ لوگ زنا ، ریشم ،شراب اور گانے باجے کو حلال قرار دیں گے [بخاری]

زنا کاری کا حکم

زنا ایک گناہ کبیرہ ہے اور شادی شدہ زنا کار کی سزا نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] کے فرمان کے مطابق سنگ ساری ہے: کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے اِلّا یہ کہ تین اسباب میں سے کوئی ایک سب پایا جائے: شادی شدہ

زنا کار ہو، اور جان کے بدلہ جان [کسی کا قاتل ہو] اور جماعت سے علیحدہ رہنے والا اور اپنے دین کو ترک کرنے والا ہو [یعنی جو شخص مرتد ہو چکا ہو] [بخاری و مسلم].

اسی بنیاد پر عثمان [رضی اللہ عنہ] نے دوران محاصرہ اس حدیث کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام قبول کر لینے کے بعد زنا کیا [سنن ابن ماجہ ۲/۸۴۷]

اور اسی طرح آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کا یہ فرمان ہے: اے اُنیس! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ جرم کا اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دو [بخاری و مسلم].

اور غیر شادی شدہ زنا کار کی سزا آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے فرمان کے مطابق سو کوڑے مارنا اور اسے اس جگہ سے نکال دینا ہے جہاں اس سے یہ جرم سرزد ہوا ہے آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کا فرمان ہے: اور تمہارے بیٹے کی سزا سو کوڑے مارا جانا اور ایک برس کی جلاوطنی ہے [بخاری و مسلم].

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٍ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

ترجمہ: زنا کار مرد وعورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہئے اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی بجز زانی یا مشرک مرد کے اور نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے[النور:۲اور۳]

یعنی شریعت الٰہی نے اس کے حق میں جو سزا مقرر کی ہے اسے نافذ کرنے میں اس کے اوپر ترس مت کھاؤ اور اس وقت لوگوں کی ایک جماعت وہاں

حاضر رہے تاکہ یہ جرم مشہور ہو سکے اور لوگ زنا کاری سے کلی طور پر باز آجائیں.

ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا زنا کار زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا ہے اور شراب نوش شراب نوشی کرتے وقت مومن نہیں رہتا ہے.

ابن عباس [رضی اللہ عنہ] نے فرمایا: اس حدیث کا مطلب ہے کہ ایسے شخص سے ایمان کی روشنی چھین لی جاتی ہے.

اس حدیث میں ایسے شخص سے کمال ایمان کی نفی مراد لی گئی ہے.

اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ وسط واعتدال پر مبنی ہے کہ اگر یہ زنا کار اور شراب نوش توحید پرست ہیں تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے گناہ کے اعتبار سے اسے سزا دی جائے گی پھر اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا تو اللہ تعالیٰ شروع ہی میں اس کے گناہ کو معاف کر کے جنت میں داخل کر دے گا.

ابوہریرہ[رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] سے اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جس کے سبب عام طور پر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور عمدہ اخلاق اور آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] سے اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جس کے سبب عام طور پر لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے تو آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: زبان اور شرمگاہ[سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۹۷۷/].

<u>زنا ثابت کیسے کیا جائے گا؟</u>

زنا کو چار گواہوں کی گواہی سے ثابت کیا جائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءُ﴾

ترجمہ: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کرسکیں[النور:۴]

زنا کو زانی کے اعتراف کر لینے سے بھی ثابت کیا جائے گا جیسا کہ ماعزؓ نے نبی[صلی اللہ علیہ وسلم] کے پاس اپنے زنا کا اعتراف کیا تھا اور زنا کو عورت

کے حمل سے بھی ثابت کیا جائے گا.

گزشتہ امتوں میں زنا کاری کا حکم

ابن عمر[رضی اللہ عنہ] سے بخاری ومسلم میں مروی ہے: یہود اللہ کے رسول[صلی اللہ علیہ وسلم] کے پاس آئے اور اپنے ہی میں سے ایک زانی اور ایک زانیہ کا تذکرہ کیا تو آپ[صلی اللہ علیہ وسلم] نے ان سے پوچھا کہ سنگساری کے تعلق سے تورات میں کس چیز کا تذکرہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم انہیں رسوا کرتے ہیں اور ان پر کوڑے برسائے جاتے ہیں تو عبداللہ بن. سلامؓ نے جواب دیا کہ تم نے دروغ گوئی کی یقیناً اس میں سنگساری کا ذکر ہے انہوں نے تورات لاکر حاضر کیا اور اسے کھول دیا ان میں سے ایک شخص نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد میں آنے والی آیت کو پڑھا تو عبداللہ بن سلام[رضی اللہ عنہ] نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں رجم والی آیت نکلی اس کے بعد انہوں نے کہا کہ محمد نے بجا فرمایا اس میں رجم والی آیت ہے پھر وہ دونوں سنگسار کر دیئے گئے

[بخاری ومسلم].

عبداللہ [رضی اللہ عنہ] کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ شخص عورت سے پتھروں کا بچاؤ کرتے ہوئے اس پر جھکا جارہا ہے.

عمرو بن میمون سے بخاری میں یہ روایت مروی ہے کہتے ہیں: میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک زناکار بندر کو دیکھا کہ کئی ایک بندروں نے اکٹھا ہوکر اسے سنگسار کردیا تو میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا.

دنیاوآخرت میں زناکاری کی سزا

دنیاوآخرت میں اس زنا کی بہت ساری سزائیں ہیں کیونکہ اس کی خرابی بہت بڑی خرابی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی اس فطرت وحکمت کے برخلاف ہے جو حکمت اس نے حسب ونسب کی حفاظت وصیانت اور شرمگاہوں کی حمایت اور عزت وشرف کے بچاؤ کے لئے متعین کررکھی ہےاور یہ زنا لوگوں کے بیچ بھیانک قسم کی بغض وعداوت پیدا کردیتا ہےاوراللہ تعالی نے اس کا ذکر قتل اور ہلاک کرنے کے ساتھ کیا ہے کیونکہ اس کی برائی سے برکت کا خاتمہ ہوتا

ہے اور بھلائیاں ماند پڑ جاتی ہیں اور بیماریاں منتشر ہونے لگتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهاً اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾

ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کردیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں. [الفرقان:٦٨]

امام احمدؒ نے فرمایا: میری نظر میں قتل کے بعد زنا سے زیادہ خطرناک اور کوئی چیز نہیں ہے.

یقیناً اللہ تعالیٰ نے زنا کا تذکرہ شرک اور قتل نفس کے ساتھ کیا ہے اور اس کے لئے دوگنا عذاب اور دائمی سزا مقرر کی ہے .

اور اس کی سزاؤں میں سے یہ سزا بھی ہے جسے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: جب انسان زنا کرتا ہے تو اس وہ ایمان چھین لیا جاتا

ہے جو اس کے اوپر مانند سایہ تھا، جب وہ اس [زنا] سے باز آجاتا ہے تو دوبارہ ایمان پلٹ آتا ہے [سنن ابوداؤد]

نسائی نے اپنی سنن میں ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: جس کسی عورت نے کسی مرد کے ساتھ زنا کیا تو اس کا اللہ سے کسی طرح کا تعلق نہیں اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا [صحیح ابن حبان ۴۱۰۸، سنن ابوداؤد، سنن نسائی]

سنن ابن ماجہ کی ایک ضعیف روایت میں عبداللہ بن عمر [رضی اللہ عنہ] کی ایک مرفوع حدیث میں یہ بات آئی ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: جس قوم میں برائی ظاہر ہوجاتی ہے اور وہ اس کا برملا اعلان کر بیٹھتے ہیں تو یقینی طور پر ان کے بیچ طاعون اور ایسی بہت ساری بیماریاں جنم لے لیتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں میں نہیں تھیں [سنن ابن ماجہ].

اسی بنیاد پر عصر حاضر میں ہمیں ایڈز اور دیگر بہت ساری ایسی خطرناک

بیماریاں نظر آتی ہیں جو اس کے پہلے معروف ومشہور نہ تھیں.

اور زنا کاری اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ ہے امام احمد اور بخاری و مسلم نے عائشہ [رضی اللہ عنہ] کی سورج گرہن کے متعلق عائشہ [رضی اللہ عنہ] کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اے امت محمد! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت اس مرد و عورت پر آتی ہے جو زنا کرتے ہیں اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تمہیں ان چیزوں کا پتہ چل جائے جنہیں میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ گے اور کم ہی ہنسو گے [بخاری و مسلم]

اور بخاری و مسلم نے سمرہ بن جندب [رضی اللہ عنہ] کی سند سے نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] کی خواب والی حدیث روایت کی ہے واضح رہے کہ انبیاء کے خواب سچے ہوا کرتے ہیں کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے زنا کاروں کو تندور کی مانند ایک سوراخ میں دیکھا جس کا بالائی حصہ تنگ اور اس کا نچلا حصہ کشادہ ہے جس کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے جب وہ آگ ان کے

قریب جا پہنچتی ہے تو وہ اوپر کی جانب آ جاتے ہیں لگتا ہے کہ وہ اس سے نکل جائیں گے اور جب وہ آگ ماند پڑ جاتی ہے تو وہ دوبارہ اس میں آ جاتے ہیں اور اس میں مرد و عورت سبھی ننگے ہیں تو نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے جواب دیا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں [بخاری ۶۶۴۰، صحیح ابن حبان، مسند ابن حنبل].

جرمِ زنا کاری کے کئی درجات ہیں

اور زنا کاری کے گناہ کے مختلف درجات ہیں اور اسی سے متعلق ہے

۱] پڑوسن کے ساتھ زنا کاری

بخاری و مسلم میں ابن مسعود [رضی اللہ عنہ] سے مرفوعاً یہ روایت آئی ہوئی ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] سے پوچھا گیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرو جب کہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے میں نے کہا کہ یہ تو انتہائی بڑا گناہ ہے پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سا گناہ؟ آپ [صلی اللہ علیہ

وسلم] نے فرمایا کہ تم اپنے بچے کو فقر وفاقہ کے خوف سے مار ڈالو میں نے پوچھا کہ پھر کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: کہ تم اپنے پڑوسن کے ساتھ زنا کرو [بخاری، صحیح ابن حبان].

امام احمد نے مقداد بن اسود [رضی اللہ عنہ] سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے اپنے صحابہ سے پوچھا کہ زنا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے لہٰذا یہ روز قیامت تک حرام ہی ہے اس پر آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے اپنے صحابہ سے فرمایا: انسان کا اپنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرنے کا گناہ دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کے گناہ سے کہیں زیادہ ہے

[مسند احمد ۲۳۹۰۵].

۲] محرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنا

امام احمد نے براء بن عازب [رضی اللہ عنہ] سے یہ حدیث روایت کی ہے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سے کچھ لوگوں کا گزر ہوا ہم نے ان سے کہا کہ

کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے روانہ کیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے [صحیح ابن حبان، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی].

ترمذیؒ کہتے ہیں کہ: ہمارے اصحاب [شاگردوں] کا عمل اسی پر ہے کہ جس نے کسی محرم کے ساتھ جان بوجھ کر زنا کیا تو اسے قتل کر دینا ضروری ہے.

امام احمد کہتے ہیں: جو اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دیا جائے گا.

اور امام اسحاق فرماتے ہیں: جو کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کر دیا جائے.

فقدان غیرت کی بنا پر اور فلم بینی اور ذرائع ابلاغ و انٹرنیٹ پر نشر کئے جانے والے پروگراموں کی وجہ سے عصر حاضر میں یہ زنا کاری عام ہو چکی ہے کہ جہاں محرم عورتوں سے نکاح کرنے کے لئے خصوصی فلمیں ریلیز کی جاتی ہیں

۳] عمر رسیدہ شخص کا زنا کرنا

کیونکہ ایسے شخص کے اندر نوجوانوں کے مقابلہ میں خواہش کا مادہ کم تر ہوا کرتا ہے پھر اگر وہ زنا کرے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس کے دل میں زنا کی چاہت جوش مار رہی ہے اسی لئے امام مسلمؒ نے اپنی صحیح مسلم میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت نہ تو بات چیت کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا ابو معاویہ نے کہا کہ نہ تو ایسے لوگوں کی جانب دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے عمر رسیدہ زنا کار دروغ گو بادشاہ اور متکبر ظالم [صحیح مسلم].

۴] جہاد فی سبیل اللہ میں جانے والے غازی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا

جیسا کہ نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] سے ثابت ہے کہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: کہ غازی سے کہا جائے گا کہ تم زنا کار کی جتنی نیکیاں لینا چاہو لے لو پھر آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کیا اس کے پاس کوئی نیکی باقی رہ جائے گی جب کہ اسے اس روز نیکیوں کی انتہائی

ضرورت ہوگی[صحیح مسلم، صحیح ابن حبان].

٥] زنا کا برملا اعلان کرنا

کیونکہ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کا فرمان ہے: گناہوں کا برملا اعلان کرنے والوں کو چھوڑ کر میری امت کے ہر فرد کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے [صحیح بخاری].

اور بسا اوقات زنا کاری کا گناہ جگہ اور وقت کے اعتبار سے جدا جدا ہوا کرتا ہے مثلاً رمضان میں زنا کرنا بایں طور کہ اس نے اس جرم کا ارتکاب کرکے ماہ رمضان کی حرمت پامال کی ہے اور اسی طرح جو اس سے بے نیاز رہ سکتا ہو مثلاً پاکباز شخص یا اس زنا کی حرمت اور اس کے نقصانات کے بارے میں جو معلومات رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے.

زنا کا ترک کرنا اور اس سے اور اس کی جگہوں سے دور رہنا

اللہ تعالیٰ نے ترکِ زنا پر کچھ ایسے عظیم ثواب رکھے ہیں جن کی بدولت انسان کے درجات اس کے رب کے یہاں بلند ہوتے رہتے ہیں اسی سے متعلق

ہمارے پاک پروردگار کا فرمان ہے ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهاً اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَاناً إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّآتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْماً﴾

ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے [الفرقان:۶۸ تا ۷۰]

بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول [

صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بروز قیامت سات قسم کے لوگوں کو اپنے سایہ تلے جگہ دے گا جس دن کہ صرف اسی کا سایہ ہوگا اور انہیں میں سے وہ خوش نصیب ہوگا جسے دنیا میں کسی خوبصورت حسین وجمیل دوشیزہ نے دعوتِ بے حیائی دی ہوگی اور اس کا جواب رہا ہوگا کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں. [بخاری ومسلم].

سہل بن سعد [رضی اللہ عنہ] سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: میں اس شخص کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا [بخاری].

اور بخاری ومسلم میں ابن عمر [رضی اللہ عنہ] کی حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: تم سے پہلے کے زمانہ میں تین لوگ نکلے اور انہوں نے ایک غار میں پناہ لی یکا یک ایک چٹان ان پر آگری اور غار کا دہانہ بند ہوگیا تو انہوں نے آپس میں کہا کہ اس قسم کی مصیبت سے تمہیں کوئی چیز بچا نہیں سکتی مگر یہ کہ تم سب اللہ کے حضور اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے

کر دعا کرو تو پہلے شخص نے کہا: اے اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی اور میں اس سے انتہائی پیار کرتا تھا میں نے اس کے ساتھ بد فعلی کرنی چاہی اس نے انکار کر دیا اسے ایک سخت قسم کی حاجت آپڑی وہ میرے پاس آئی میں نے اس کی ضرورت پوری کرنے سے انکار کر دیا ہاں مگر اس شرط پر کہ وہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے جب اس نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور مہر کا حق ادا کئے بغیر اس کا حق نہ توڑ! میں اس سے باز آ گیا اور میں نے وہ مال اسے دے دیا اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا جوئی اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے کیا تو ہمارے اوپر آئی ہوئی مصیبت کو ہم سے ٹال دے وہ چٹان ہٹ گئی پر وہ ان کے نکلنے کے لئے ناکافی تھی پھر دوسرے شخص نے دعا کی...... [بخاری و مسلم].

امام احمد اور بخاری و مسلم نے ابن عمرو [رضی اللہ عنہ] کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی

.زبان اور جس کے ہاتھ کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ کی منع کردہ چیزوں کو ترک کردیا ہو [بخاری ومسلم].

امام احمد اور ترمذی نے عبداللہ بن مسعود [رضی اللہ عنہ] کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کرو صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں تو نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: یہ حیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے حقیقی حیا کرنا یہ ہے کہ تم سر اور اس کے اردگرد کے اعضاء کی حفاظت کرو اور پیٹ اور اس کے اردگرد کے اعضاء کی حفاظت کرو موت اور مصیبتوں کو یاد کرو جس نے ایسا کیا درحقیقت اس نے اللہ سے حقیقی حیا کی [مسند احمد، سنن ترمذی، معاجم طبرانی].

اعضاء وجوارح کا زنا

بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ [رضی اللہ عنہ] کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے حق میں زنا کا جو حصہ

لکھ دیا ہے اسے وہ ضرور انجام دے گا پس آنکھ کا زنا دیکھنا اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس اس کی تمنا و آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے [بخاری و مسلم].

اور بولنے اور سننے کو زنا اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ یہ حقیقی زنا کا سبب بنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰیٓ﴾

ترجمہ: اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو [النور]

زنا ترک کرنے اور زنا سے دور رکھنے والے اسباب

۱] بندہ یاد رکھے کہ توبہ فی الفور کی جاتی ہے اس میں سستی نہیں کی جانی چاہیئے پس ہر بندہ کی ذمہ داری ہے کہ مجرد گناہ میں مبتلا ہونے سے یا اس تعلق سے سوچنے سے ہی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَتُوبُوٓا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ترجمہ: اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ [النور: ۳۱]

اور اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ رات کے

وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے [صحیح مسلم]۔

۲] مومن یاد رکھے کہ یہ ایسا جرم ہے جس سے دور رہنے کے لئے صحابہ نے رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وسلم] سے بیعت کی تھی عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے اپنے اردگرد موجود صحابہ کی جماعت سے فرمایا: کہ تم مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور چوری نہ کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گے اور اپنے ہاتھوں الزام تراشی نہ کرو گے اور بھلائی کے کام میں نافرمانی نہ کرو گے پس تم میں سے جس نے اس وعدہ کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی عمل کا ارتکاب کیا اور اس کی سزا اسے دنیا ہی میں مل گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا پھر اللہ نے اس کے ستر پوشی کی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے

اگر چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے تو ہم نے اس بات پر آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] سے بیعت کی [بخاری، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۲۹۹۹].

اسی طرح جب آپ [صلی اللہ علیہ وسلم]] نے عورتوں سے بیعت کی اور یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ يَـٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ ﴾

ترجمہ: اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی [الممتحنۃ :۱۲]

تو ہند بنت عتبہ نے اس میں مبتلا ہونے پر تعجب کے انداز میں پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آزاد عورت بھی زنا کرے گی آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا کہ نہیں [مسند ابو یعلیٰ].

۳] جلد از جلد شادی کرنے پر آمادہ کروانا اور اس کی رغبت دلانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾

ترجمہ: تم میں سے جو مرد وعورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا[النور:۳۲]

اور اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہے اسے شادی کر لینی چاہیئے کیونکہ یہ نگاہ کو پست رکھنے والی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور تم میں سے جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے پس یہ روزہ اس کے لئے ڈھال بنے گا[بخاری ومسلم].

اور اللہ تعالیٰ اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کو بیان کیا ہے پس جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ اپنا نصف دین مکمل کر چکا ہوتا ہے تو اسے دین کے

دوسرے نصف کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرنا چاہئے ایسا کرنے سے خاندان پاک و نیک بنیں گے اور یہ خاندان صالح مسلم بچہ کی گود بنیں گے صحیح مسلم میں ابوذرؓ کی حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ایک شخص اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے یہ کام کرتا ہے اور اس پر اسے اجر ملے گا؟ آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر یہی چیز وہ حرام طریقے سے کرتا تو کیا اسے گناہ نہیں ملتا؟ صحابہ نے کہا کہ کیوں نہیں آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] نے فرمایا: اسی طرح جب اس نے حلال طریقہ سے یہ کام کیا تو اسے اجر ملے گا [مسلم ۲/۶۹۷].

۴] مسلمان عورت اسلامی حجاب کی عادت ڈالے جو کہ اس کی پاکدامنی اور اس کی کرامت ہے اور با حکمت شریعت نے ہر برائی تک پہنچانے والے ذرائع کو بند کر دیا ہے.

۵] انسان یاد رکھے کہ اس کے بھی محارم ہیں بیویاں بیٹیاں بہنیں خالائیں اور

پھوپھیاں ہیں جس طرح وہ اپنے محارم کے لئے اسے پسند نہیں کرتا ہے اسی طرح لوگ بھی اسے پسند نہیں کرتے ہیں اور بسا اوقات تو ولی کی اس غلط کاری کی بنا پر اس کی بیٹیوں اور اس کے محارم سے لوگ نکاح بھی نہیں کرنا چاہتے ہیں جس طرح برتاؤ کروگے اسی طرح پھل ملے گا اور خوش بخت تو وہ ہے جو دوسروں کی نصیحت سے عبرت حاصل کرے.

٦] واضح رہے کہ یہ ظلم عظیم ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں کے بیچ حرام ٹھہرایا ہے اور مظلوم کی بددعا عمر رسیدہ مرد وعورت کو بھی جا لگے گی اگر وہ اس ظالم کو اپنی نگرانی میں مہلت دیتے ہیں نتیجۃً اس کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے اور مرنے کے بعد بھی وہ بد بخت قرار پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور مظلوم کی بددعا کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوا کرتی ہے اللہ تعالی اپنے متعلق فرماتا ہے: میری عزت و بزرگی کی قسم! میں مظلوم کی مدد ضرور کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہی سہی [صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ، سنن ترمذی].

٧] اپنے اوقات کو نفع بخش امور میں استعمال کرنے کی عادت ڈالے اور اسی

سے متعلق ہے کہ وہ نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرے.

۸] برائی پیدا کرنے والے مرئی اور سمعی سبھی قسم کے سازوسامان اپنے سے دور رکھے مثلاً ٹی وی سیٹ، اخلاقی گراوٹ کی دعوت دینے والی فلمیں اور رسوا کن تصویریں جو نٹرنیٹ پر پیش کی جاتی ہیں اسی طرح گانا سننا جو کہ زنا کی ڈاک ہیں جیسا کہ بہت سارے اہل علم نے اسے ثابت کیا ہے

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَأُهَا مِنَ النَّظَرِ　　وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغِرِ الشَّرَرِ

كَمْ نَظْرَةً فَتَكَتْ فِي قَلْبِ صَاحِبِهَا　　فَتْكَ السِّهَامِ بِلَا قَوْسٍ وَلَا وَتَرِ

ترجمہ: ہر برائی کی جڑ نظر بازی ہے اور آگ کا بڑا شعلہ تو چنگاری سے ہی بنتا ہے کتنی ہی ایسی نگاہیں ہیں جو بغیر تیر وکمان کے ان کی جانب دیکھنے والوں کے دلوں میں پیوست ہو گئیں

۹] نگاہ کا پست رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے واجب قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ﴾

ترجمہ: مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں

کی حفاظت کریں[النور: ٣٠]

اور نگاہ ابلیس کی زہر آلود تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے اللہ کی خاطر جس نے اسے ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے ایمان عطا فرمائے گا جس کی بدولت وہ اپنے دل میں حلاوت محسوس کرے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات آئی ہوئی ہے[المعجم الکبیر للطبرانی].

١٠] مجلسوں [میٹنگوں] اور تعلیم گاہوں اور ہر قسم کے اختلاط سے دور رہے مثلاً ڈیوٹی کی جگہوں میں کہ کچھ مینیجر حضرات کے یہاں لیڈیز سکریٹری ہوا کرتی ہیں اور ڈاکٹر حضرات جن کے ساتھ لیڈیز نرس ہوا کرتی ہیں.

١١] حرام تنہائی سے اجتناب

کیونکہ نبی کریم [صلی اللہ علیہ وسلم] کا فرمان ہے: جو کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہے تو ان کا تیسرا شیطان ہوا کرتا ہے [صحیح ابن حبان].

اور اسی سے متعلق عورت کا بغیر کسی محرم کے تنہا سفر کرنا ہے جو حرام خلوت کا سبب بن سکتا ہے اور اللہ کے رسول [صلی اللہ علیہ وسلم]] نے فرمایا ہے: جو

عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے طے کرے [بخاری ومسلم].

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين .

عبد العزيز بن محمد الوهيبى

فہرستِ کتاب

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱	مقدمہ از مؤلفِ کتاب [شیخ عبدالعزیز الوہبیؒ]	۲
۲	آخری زمانہ میں زنا کا منتشر ہونا	۵
۳	زنا کاری کا حکم	۵
۴	زنا ثابت کیسے کیا جائے؟	۹
۵	دنیا و آخرت میں زنا کاری کی سزا	۱۱
۶	زِنا کاری کے درجات	۱۵
۷	زنا کا ترک کرنا اور اس کی جگہ سے دور رہنا	۱۹
۸	اعضاء و جوارِح کا زنا	۲۳
۹	زنا ترک کرنے اور زنا سے دور رکھنے والے اسباب	۲۴